رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

قیمت فی پرچہ ۱؍

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی — انچارج اکمل

نمبر ۶۶ | مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۲۳ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۹۔ رجب ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ پٹھانکوٹ سے بخیریت تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں روزانہ ڈاک قادیان سے دستی حضور میں پہنچتی ہے۔ حضور بخیر و عافیت ہیں۔

مولانا سید سرور شاہ صاحب۔ مولانا حافظ روشن علی صاحب خواجہ جلال الدین صاحب فاضل سکھوانی جلال پور جٹاں مباحثہ سنی و شیعہ کے لئے تشریف لے گئے۔

۱۲ فروری سے مسلسل بارش ہو رہی ہے۔ غلہ کے آنے کے دن ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

اطلاع ضروری ۵ مارچ کا الفضل ان خریداران کے نام وی پی ہوگا جنکی قیمت فروری ۱۹۲۳ء میں ختم ہو چکی ہے۔

رپورٹ صیغہ تالیف و اشاعت

مقامی تبلیغ

قادیان کی جماعت کے اکثر غرباء جمعرات اور جمعہ کے دن قادیان کے گرد و نواح کے قریباً بیس گاؤں میں پھیل جاتے ہیں۔ اور نماز جمعہ کے بعد وہ اپنی رپورٹیں ناظر تالیف و اشاعت کو سناتے ہیں۔ اس تجویز سے قادیان کے ہمسایہ دیہات میں احمدی جماعت کی طرف ایک عام توجہ ہو گئی ہے۔ زیر رپورٹ ہفتوں میں ۲۶ آدمیوں نے بیعت کی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے امید کی جاتی ہے کہ عنقریب بعض گاؤں کے گاؤں جماعت میں داخل ہو جائینگے۔ یہ کام چار ماہ سے شروع ہے۔ ایک سو سے اوپر اشخاص اس طرح داخل بیعت ہو چکے ہیں۔ ابھی تک سوائے چند دیہات کے کسی سے مباحثہ نہیں ہوا۔ اور نہ ہی کوئی پبلک تقریر ہوئی۔ نہ ہی کوئی دنگا فساد ہوا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی ایماء اور مشورہ سے ناظر تالیف و اشاعت مبلغین کو جو ہدایات دیتے ہیں ان پر وہ لوگ عمل کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مجھے فرمایا ہے کہ کیوں یہ سلسلہ تمام ہندوستان میں وسیع نہیں کیا جاتا۔ اسوقت میں نے یہی عرض کیا کہ حضور کوشش کی جا رہی ہے لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ بڑی بڑی جماعتیں اس طرف توجہ نہیں کرتیں۔ قادیان میں اپنے کام کی رپورٹ روانہ کرنے اور قادیان سے مشورہ لینے کی ضرورت محسوس نہیں کیجاتی حالانکہ بار بار اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ اور سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ بعض جماعتیں جن کی ہزاروں کی تعداد ہے

مہینوں خاموشی چلی جاتی ہیں۔ اور جب ہدایات پر عمل کرنے کے لئے زور دیا جاتا ہے۔ تو الٹا مرکزی دفتر پر نکتہ چینی شروع کر دیتے ہیں۔ کہ بار بار ایک ہی بات کو رٹا جاتا ہے ان لوگوں کی خدمت میں میری یہی عرض ہے۔ کہ جب تک ایک ہدایت پر لوگ کاربند نہ ہو جاویں۔ ہم تو اس بات کو دہراتے ہی رہینگے۔ گویا ہمیں مبلغین کو بھی تبلیغ کرنی ہے اور تبلیغ کے لئے تکرار ضروری اصولوں میں سے ہے۔ پھر ان لوگوں پر جو مبلغ ہم پر تکرار کا اعتراض کریں۔ تعجب ہے۔

امریکہ کی چٹھی

خوش الحانی شہر نیویارک کے ایک بڑے گرجا میں۔۔ شام کی نماز میں آیندہ کے واسطے صرف موسیقی یعنی بجانا اور گانا مقرر کیا گیا۔ آیندہ شام کو کوئی وعظ یا دعظ نہ ہو گا۔ اس ملک میں عموماً گرجوں کا میلان اس طرف ہو رہا ہے۔ کہ موزون خوش الحان گیتوں کے ذریعہ سے قلب کی صفائی پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ لمبے لیکچر دئے جائیں۔ مسلمانوں میں بعض صوفیا بھی اس طرف مائل ہوئے ہیں۔ لیکن باشریعت علماء کے درمیان خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنے یا شعر خوانی سے آگے قدم نہیں بڑھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس مبارک میں بھی بعض دفعہ خوش الحانی سے اشعار پڑھے جاتے تھے۔ ایک دفعہ جب حضور کی ایک نظم پڑھی جا رہی تھی۔ فرمایا۔ بعض دلوں کے قفل اس سے بھی کھل جاتے ہیں۔ غالباً مراد غفلت کے قفل تھی۔

قبول اسلام ہفتہ گذشتہ میں دو لیڈیاں مشرف باسلام ہوئیں۔ جو شہر میگن سٹی میں رہتی ہیں۔ ایک نو مسلم برادر یوسف نام ایک عرصہ سے ان کو تبلیغ کر رہے تھے۔

اتوار کی صبح کو مسجد میں دو رکعت نماز تعلیمی پڑھی گئی۔ جس کی غرض نو مسلموں کو نماز سکھانا ہے۔ اور جلسہ میں تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عظمت پر ہوئی۔

عاجز۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ از امریکہ۔ ۱۲ جنوری ۱۹۲۳ء

رپورٹ لنگر خانہ

(۸ تا ۱۴ فروری ۱۹۲۳ء)

افسر صاحب لنگر خانہ نے جو رپورٹ بھیجی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہفتہ زیر رپورٹ میں ۳۴ مہمان آئے جن میں سے ضلع گورداسپور کے متصلہ مواضعات کے آٹھ اصحاب ہیں۔ باقی فیروز پور سے میاں صدر الدین صاحب اور عبد اللہ صاحب۔ ضلع گجرات سے۔ چودہری کرم الہی صاحب اور عبد اللہ صاحب۔ مظفر نگر سے مولوی عبد القادر صاحب و قادر بخش صاحب لاہور سے عمر الدین صاحب۔ امرتسر سے اسمٰعیل صاحب ڈیرہ غازیخان سے ملک عزیز احمد صاحب وکیل ہزارہ عبد الکریم صاحب راولپنڈی سے میاں غلام حسین صاحب گھٹالیاں سے ابراہیم صاحب آئے۔

لنگر سے کھانا کھانیوالوں کی تعداد اس ہفتہ میں لنگر سے کھانا کھانے والوں کی تعداد کل حاضریوں کی چودہ دنوں میں ۲۹۳۶ ہے۔

خرچ اجناس اس ہفتہ میں اجناس حسب ذیل خرچ ہوئیں۔ آرد گندم ۳۳ من ۳ سیر پختہ۔ دال نخود ۵ سیر۔ دال ماش ایک من ۲ سیر روغن زرد ۱۱ سیر ۱ چھٹانک۔ چاول ٹوٹا ایک من ۲۲ سیر ۲ چھٹانک چاول باریک ۵ سیر۔ دال مونگ ۱۱ سیر ۱۳ چھٹانک کھانڈ ۲ سیر ۹ چھٹانک۔ دال مسور ۲ سیر +

ان اجناس کے علاوہ گوشت سودا سبزی ترکاری ایندھن تیل بتی سٹیشنری۔ کرایہ مکانات وغیرہ وغیرہ اشیاء پر جو نقد رقم خرچ ہوئی۔ وہ اکیاون روپے ۹ آنے ہے +

ضروریات لنگر و مہمانخانہ کمبلوں اور بستروں کی سخت ضرورت ہے

احباب بہت جلد توجہ فرماویں +

مہدی حسن

افسر صیغہ لنگر خانہ قادیان دارالامان

اطلاع بیت المال

جو دوست براہ راست چندہ ارسال فرماتے ہیں اور ابھی کسی جماعت میں شمولیت نہیں ہے۔ میں اس سال ایسے دوستوں کیواسطے یہ کوشش کر رہا ہوں وہ کسی نہ کسی جماعت میں شامل ہوں۔ کیونکہ یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ جماعت کے ساتھ چندہ کا آنا ضروری ہے۔ ان کے واسطے چار صورتیں میں تجویز کرتا ہوں۔ ایسے افراد جو صورت ان کیواسطے مناسب ہو اس سے مطلع فرما دیں۔

(۱) ایسے دوست جہاں بھی ہوں۔ وہ اپنی الگ جماعت پیدا کریں۔ خواہ دو تین آدمی ہی کیوں نہ ہو۔ مگر وہ اپنی جماعت ضرور بنالیں۔

(۲) اگر صورت اول ممکن نہ ہو۔ تو اس صورت کے ہوتے تک وہ اپنی کسی قریب کی جماعت میں شامل ہو جاویں۔

(۳) اگر اپنی جماعت نہ بنا سکیں۔ اور ان کے قریب بھی سر دست جماعت نہ ہو۔ تو وہ اپنے اصلی وطن کی جماعت میں شامل ہوں۔

(۴) ان تینوں میں سے کسی پر عمل نہ ہوتا ہو تو وہ مجھے اطلاع دیں اور میں انکو انشاء اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی جماعت میں شامل کرنے کا انتظام کرونگا۔ اور انکو بھی اطلاع دونگا۔ ان چاروں صورتوں میں سے جو بھی ان کے واسطے تجویز کی جائے۔ اور ان کو چندہ براہ راست ہی قادیان ارسال کرنا پڑے۔ تو ان کو یہ بات اشد ضروری ہوگی کہ وہ جب بھی چندہ اپنا ارسال کریں۔ تو کوپن پر تفصیل کے ساتھ اپنی جماعت کا نام تصریح سے لکھنا ہوگا کہ فلاں جماعت میں ان کا چندہ درج کیا جاوے۔ کیونکہ یہ دفتر اپنی مرضی سے کسی رقم کو کسی جماعت کے کھاتہ میں درج نہ کریگا۔ پس ایسے افراد اب مجھے بواپسی اطلاع دیں کہ کس جماعت میں وہ شامل ہوتے ہیں۔ والسلام

عبد المغنی۔ ناظر بیت المال قادیان دارالامان۔

حیدر آباد دکن سید بشارت احمد صاحب ایک مراسلہ میں بارے میں آج پہنچا کہ الفضل نمبر ۶۱ میں جو میری تحریرات کے خلاصہ میں یہ فقرہ چھپا ہے کہ مولوی ثناء اللہ بحث ختم ہو کر چل دئے یہ معنی تو صحیح ہے کیونکہ اپنے خلاف فیصلہ سنکر کسمسا کے اور بحث سے چل دئے (جس کے متعلق واقعات لکھے ہیں) البتہ صورۃ وہ نہیں ہے۔ مکان باہر نہیں گئے (مفصل آئندہ)

التجاء دعا (۱) امتحان محکمانہ میں کامیابی ہو (عبد الرحمٰن فیروز دین) (۲) امتحان میں پاس ہو جانے اور بھائی کو صحت ہو (فیض احمد بھجوال) (۳) علما رفقا ۔۔۔ کلاس کی امتحان میں کامیابی کے لئے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان ۔ ۲۶ فروری ۱۹۲۳ء

حضرت مسیح موعود کے احسانات

اسلام کے فرزندوں پر

جمعیت دعوۃ و تبلیغ اسلام کی رپورٹ میں بمبئی کا واقعہ لکھا ہے کہ وہاں ایک دار الاقامہ کھولا گیا ۔ جہاں بیرونجات کے طلبار قیام کر سکیں ۔ اور ان کی مذہبی آگاہی کے لئے ایک مختصر سا درس اس دار الاقامہ میں ہوا کرے ۔ ناظم صاحب لکھتے ہیں ۔:

"اشتہارات دیئے گئے ۔ مختلف طلبار سے ملاقات کی گئی ۔ ان کے پیش کردہ اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ۔ اور شبہات کو دور کیا گیا ۔ ان کو یقین دلایا گیا ۔ کہ کسی قسم کی پابندیاں متعلق بفرق مذہبی ان پر عائد نہیں کی جائینگی ۔ ان کے پوچھنے پر ان کو مطمئن کیا گیا ۔ کہ کسی قسم کی مداخلت ان کی فیشن پرستی وغیرہ میں نہیں کی جائیگی ۔ البتہ جمعیت ان سے فقط اس امر کا مطالبہ کرے گی ۔ کہ وہ پوری پابندی کے ساتھ روزانہ کسی ایسے وقت میں جس کو وہ اپنی سہولتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مقرر کریں ۔ صرف نصف گھنٹہ تک قرآن مجید کا درس سن لیا کریں ۔ اور اپنے اپنے طریق پر باقاعدہ نماز ادا کر لیا کریں ایک ہزار روپیہ ماہوار پر بائی کلا کے سب سے زیادہ صاف و فیشنل حصہ میں ایک دو منزلہ بنگلہ کرایہ پر لیا گیا ۔ ہر قسم کی کوشش طلبار کو اس ہوسٹل میں لانے کی کی گئی ۔ اور صرف بارہ روپیہ ماہوار کرایہ پر جس میں مکان کے علاوہ ان کو کھانا پکانے کے تمام ظروف ملازمین باورچی اور سامان مثل میز ۔ کرسی ۔ چارپائی وغیرہ کا مہیا کر کے دینا بھی شامل تھا طلبار کو داخل ہونے کی ترغیب دی گئی ۔ یہ کرایہ وائی ایم ۔ سی ۔ اے کے مقرر کردہ کرایہ کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا ۔ لیکن صرف درس و صلوٰۃ کی پابندیوں کی بنار پر لڑکوں نے آنے سے صاف انکار کر دیا ۔ اور یہ کہکر انکار کیا کہ نماز کی پابندی ادائگی اور درس کی باقاعدہ حاضری طالب علمانہ مشاغل کے خلاف ہے ۔ تین ماہ کے تلخ تجربہ اور پانچ ہزار سے زائد رقم کے خرچ کرنے کے بعد آخر کار ہوسٹل کو بند کر دینا پڑا انا للہ و انا الیہ راجعون "

یہ ہیں غیر احمدی نوجوان طالب علموں کے حالات جن کی نسبت تجربہ کیا گیا ۔ اور دوسروں کا حال اس سے بھی بدتر ہے ۔ مسلمان کہلا کر قرآن مجید کے نام سے ایسا بدکتے ہیں ۔ کہ بے ساختہ زبان پر یہ آیت آجاتی ہے واذا تتلی علیہم اٰیٰتنا بیّنٰت تعرف فی وجوہ الذین کفروا المنکر ۔ بخلاف اس کے ہمارے احمدی بچوں احمدی طالب علموں کے اس شوق و محبت کو دیکھنا ہو ۔ جو وہ درس القرآن سننے کے متعلق رکھتے ہیں ۔ تو کسی روز عصر کے بعد قادیان کی مسجد اقصیٰ میں آکر دیکھ لو ۔ جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح درس قرآن مجید دیتے ہیں ۔ بوڑھے سے لے کر بچے تک ہر طبقے ہر قابلیت ہر حیثیت ہر عمر کے لوگ وہاں حاضر ہوتے ہیں ایک نظم میں میں نے یوں اس کا نقشہ کھینچا تھا :۔

مبارک ایام انہیں دے جو درس سنتے ہیں
ریاض نور سے گلہائے نفع چنتے ہیں
بوقت عصر ہیں بزم امام میں شامل
گروہِ پاک صحابہ کرام میں شامل
عرب کے ۔ خوست کے کابل کے مالابار کے لوگ
دکن کے سندھ کے کشمیر کے بہار کے لوگ
ہر ایک ملک کے ہر صوبے ہر دیار کے لوگ
ہر ایک ذات ہر ایک وضع ہر قطار کے لوگ
سیالکوٹ کے ۔ گجرات و شاہ پور کے ہیں
بتاؤں میں نام کس کس کا جیلے نور کے ہیں
ہزاروں چاند کے ٹکڑے بشکل نورانی
متاع حسن کی کردی جنہوں نے ارزانی
ہزاروں کشتۂ تیغ ادائے دلبر ہیں
نثار کوچۂ جاناں فدائے دلبر ہیں
یہ بھانت بھانت کی بولی کے بولنے والے
زبان ستایش باری میں کھولنے والے
کوئی ہے ایم اے تو کوئی ہے مولوی فاضل
غرض کسی نہ کسی بات میں ہر اک کامل
حکیم و منشی و حاجی و مفتی و قاضی
خدا تو ان سے ہے راضی ۔ خدا سے وہ راضی
کسی کے نور کا ایسا ظہور ہے ہر وقت
کہ بادہ طیبہ رب غفور ہے ہر وقت
امیر ایسا کہ یتلوا علیہم اٰیاتہ
مرید ایسے کہ مشہور فی اطاعتہ

قادیانی زندگی میں تو یہ بات معمولی معلوم ہوتی ہے مگر جب بیرونی حالات کا مقابلہ کیا جائے ۔ تو پھر اندازہ ہو سکتا ہے ۔ کہ حضرت مسیح موعود کی قوت قدسیہ و انفاس طیبہ نے کیا جرأت انگیز تبدیلی ہم لوگوں میں کر دی ہے ۔ ہندوستان میں بہت سے ہائی سکول ہیں ۔ مگر ہمارے ہائی سکول کے طالب علموں کا تدین اور مذہب اسلام کے واسطے غیرت قابل داد ہے ایک ایک بچہ اپنے اندر دین کے لئے ایک خاص جوش رکھتا ہے ۔ درس کے وقت یوں دوڑے آتے ہیں ۔ کہ یہی ان کی انتہائی دلچسپی کا مرکز ہے ۔ ان میں سے بعض نے ہمارے سامنے پچھلے دنوں مجلس ارشاد میں خاص خاص مضامین پر لیکچر دئے ہیں ۔ کیا بلحاظ سلاست بیان و فصاحت کلام اور کیا باعتبار ٹھوس معلومات کے ان کے لیکچر ۔ نہایت قابل تعریف تھے ۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے ۔ کہ ان کی دینی ترکیب کیسی اچھے پیرایہ پر ہو رہی ہے ۔ ہمارے مکرم معظم مولانا شیر علی صاحب بی اے منیجر اور قاضی عبد اللہ صاحب بی اے ۔ بی ٹی ہیڈ ماسٹر تعلیم کے ساتھ تربیت پر بہت توجہ دیتے ہیں ۔ اور اس کے لئے نہ صرف خود بلکہ تمام استادوں

اور ٹیوٹروں کو تاکید کر رکھی ہے۔ کہ وہ اخلاقی و مذہبی نگہداشت کما حقہ رکھیں۔ یہ تو ہائی سکول کے طالب علموں کا حال ہے۔ ان سے بڑھ کر وہ شریف النفس بچے ہیں جو اپنی ساری کی ساری زندگی دین کے لئے وقف کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔ وہ مدرسہ احمدیہ میں پڑھتے ہیں۔ زمانہ حال کے حالات سے واقف ہیں۔ کئی ان میں سے مالدار والدین کی اولاد ہیں۔ مگر دین کے لئے ان ظاہری ترقیات دنیاوی سے نظریں پھیر کر ایک محبوب حقیقی کے آستانہ پر اپنے آپ کو گرا چکے ہیں۔ میں جب ان کو دیکھتا ہوں۔ تو ان کے مقصد محبوب کی عظمت کے سامنے میری آنکھیں تعظیم کے لئے جھک جاتی ہیں اور دل سے دعا نکلتی ہے کہ مولا یہ تیرا ہونا چاہتے ہیں۔ تو ان کا ہو جا۔ یہ روح الصدق ان سب میں کس نے پھونکی۔ میرے مسیحا نے۔ پس خوش نصیب ہیں۔ وہ جو اس کے دامن سے وابستہ ہیں۔ اور نہ صرف اپنے نفوس میں بلکہ اپنے بچوں میں بھی یہ حیرت خیز وجد انگیز تبدیلی دیکھتے ہیں۔ کہ نماز کی پابندی میں ایسے جو مجال کیا ہے۔ کوئی نماز باجماعت قضا ہو جائے۔ درس القرآن کا یہ شوق کہ قریباً دو گھنٹے اس کے لئے بہ طیب خاطر و بہ شوق متکاثر خرچ کرتے ہیں۔ اخلاق ایسے کہ صحابہ کرام کا زمانہ یاد دلاتے ہیں۔ دارالامان میں جو تربیت ان کی ہوتی ہے۔ اس کا اثر کالجوں تک جاتا ہے۔ چنانچہ احمدیہ ہوسٹل لاہور میں چلے جایئے وہاں باوجود ہزاروں تحریکات بیرونی کے یہ احمدیت کے فرزند آپ کو پابند صوم و صلوٰۃ اور شائق درس القرآن نظر آئینگے۔ بلکہ کئی ایک کو آپ تہجد خواں پائینگے۔ اگر کوئی غور کرنے والا ہو۔ تو صرف یہی ایک بات حضرت مرزا صاحب کے سچے مسیح موعود ہونے پر کافی ہے

مرکزی خلافت کمیٹی میں اسراف

علی گڈھ گزٹ نے اپنی ۹ فروری کی اشاعت میں وہ رپورٹ چھاپ دی ہے جو خلافت کے سفر کردہ تحقیقاتی کمیشن نے لکھی۔ یہ سنسنی خیز حالات عشرہ خلافت منانے والوں کی توجہ کے قابل ہیں۔ ہم جستہ جستہ اقتباس اصل الفاظ میں دیتے ہیں:-

"ہم نے دفتر کو دیکھا۔ یہاں عجیب کیفیت نظر آئی۔ ہر چیز مجہول محدود و ذخیرہ سنگین۔ اختیارات فرائض طریق کار سب کا یہی حال نظر آتا ہے۔ ایک بہت بھاری جماعت عہدہ داران و عملہ کی صورت میں ایک جگہ پر جمع کر دی گئی ہے جن کے انتظام کے لئے کوئی ضابطہ اور قاعدہ موجود نہیں اس آزادی کا نتیجہ دفتر کے ہر شعبہ میں بے راہ روی فضول خرچی تضیع اوقات و تضیع قوت ہے۔

آمدنی کی پڑتال ہم بالکل نہیں کر سکے کیونکہ اس کی پڑتال کیلئے ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہ تھا۔ اس وقت تک جس قدر روپیہ مجلس خلافت مرکزیہ کے پاس باقی ہے۔ وہ خزانچی صاحب کی تحویل میں ہے۔

مصارف کا نہ کوئی اندازہ کیا گیا۔ نہ ہی بجٹ تیار ہوا۔ اور نہ ہی مصارف کا حساب ورکنگ کمیٹی کے پیش کیا گیا۔ صاحب صدر یا سکرٹری صاحبان نے جس قدر چاہا۔ خرچ کر دیا اور پھر اس خرچ کی تفصیل۔ بل یا رسید رکھنا اکثر حالات میں عدم سمجھا گیا۔

ہر سکرٹری مختار ہے کہ جس قدر تنخواہ کا ملازم چاہے رکھ لے رخصت کیلئے کوئی قاعدہ نہیں۔ سفر خرچ بھی بلا لحاظ مشاہرہ و پوزیشن سکنڈ کلاس کا دیا جاتا ہے۔ بعض حالات میں فسٹ کلاس ہی (انٹر اور تھرڈ مجلس مرکزیہ نے کالعدم کر دئے ہیں)

ترقی کے لئے بھی کوئی قواعد نہیں۔ اور کئی اصحاب سال میں دو دو دفعہ ترقی پاکر کثیر رقوم سے فیض یاب ہوئے ہیں۔ سفر خرچ میں نیا جہان کے تمام اخراجات دئے گئے ہیں + تبلیغ و اشاعت کی مد کا حساب بالکل اندھیرے میں ہے۔

۲ - اشاعت و تبلیغ :- اس مد میں جس قدر روپیہ آج تک خرچ ہوا ہے اس میں سے ایک رقم کا بھی بالتفصیل حساب درج نہیں، صرف واوچر پر درج ہے کہ اسقدر رقم دی گئی۔ کبھی تو لینے والے کا نام درج کر دیا جاتا ہے۔ اور کبھی اس الجھن اور ناکافی اظہار پر بھی پردہ ڈال دیا جاتا ہے۔ اور ایک حقیقی کو بجز کیفیت اجمال و تفصیل کے گورکھ دھندہ دکھیں بے نیاز کر دیتی ہے۔ اس مد پر جو رقوم خرچ ہوئیں ان کا حساب سال وار یوں ہے:-

سنہ ۱۹۲۰ء ۔ ۶۳۷۹۲ - ۲ - ۲
سنہ ۱۹۲۱ء ۔ ۱۸۸۵۱ - ۱۲ - ۰
سنہ ۱۹۲۲ء ۱۰ اگست تک ۔ ۶۳۷۲۷ - ۴ - ۲
میزان ۱۴۷۳۳۱ - ۸ - ۴

یقینی قریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ ۱۰ اگست ۱۹۲۲ء تک خرچ ہو چکا تھا ان میں سے قریب پچاس ہزار کے وہ رقوم ہیں۔ جنہیں بالکل اندھیرے میں سمجھنا چاہیئے۔ اور ان کے لئے دماغ کو تلاش کی زحمت دینا ایک بیکار چیز ہوگی + القصہ ہزارہا روپیہ بغیر کسی تفصیل حساب کے پانی کی طرح سے بہا دیا گیا ہے۔ اور ۹۵۱ روپیہ سکرٹری صاحبان کے فوٹو پر خرچ ہوئے اور ۲۷۰ کی گر انقدر رقم سنیما فلم کی چھ ریلوں کی قیمت میں دی گئی۔ جو ارکین وفد انگلستان نے بمبئی میں تیار کروائی تھی۔

اخراجات سفر سال وار یہ ہیں:-

سنہ ۱۹۲۰ء ۔ ۹۴۳۰ - ۱۳ - ۰
سنہ ۱۹۲۱ء ۔ ۱۳۶۴۱ - ۵ - ۳
سنہ ۱۹۲۲ء اکتوبر تک ۔ ۱۳۰۷۷ - ۱۳ - ۰
میزان ۳۵۱۴۵ - ۱۵ - ۶

بعض اوقات ایک ہی دن میں سفر کنندہ نے موٹر، ٹرام اور گاڑی کے لئے خوب بل لکھوا کر بل وصول کیا ہے۔ یہ اور دوسرے ایسے اخراجات اس درجہ پریشان کن اور افسوسناک حالت میں ہیں کہ ان پر تنقید کرنا باقاعدگی اور باضابطگی تو ایک طرف بے قاعدگی اور بے ضابطگی کی توہین ہے +

۳ - کثیر التعداد پیشگیاں۔ اس مد میں بعض حضرات کو جن کے مشاہرات قلیل ہیں۔ بڑی بڑی رقوم پیشگی کے طور پر دیدی گئی ہیں۔ اور پہلی رقم کی واپسی کے بغیر ہی اور رقم دیدی جاتی ہے۔ اور تا حال وصولی کا کوئی سلسلہ نہیں۔ اس وقت اس مد میں ۲۳۸۱۳ روپے ۷ آنے ۹ پائی قابل وصول ہیں۔

۴ - مقدمہ کراچی۔ مقدمہ کراچی کے سلسلہ میں ۸۰۰۰ ہزار سے زائد خرچ ہوا ہے۔ سفر خرچ کے بل اسکے علاوہ ہیں۔ تین ہزار اکتالیس صرف مہمانوں کے کھانے پر خرچ ہوئے۔ یہ رقم ان لوگوں پر صرف ہوئی جو بمبئی سے اور دیگر مقامات سے مقدمہ دیکھنے کیلئے کراچی جایا کرتے تھے۔

۵ - شعبہ حساب۔ اس شعبہ میں ہیڈ اکونٹنٹ صاحب کے علاوہ تین کلرک ہیں۔ اور کام کی یہ حالت ہے کہ دو دو ماہ کے اندراجات روزنامچہ نہیں کئے جاتے۔ روزانہ بقایا بھی نہیں نکالا جاتا جس سے ہر روز معلوم ہو سکے کہ کس قدر رقم موجود ہے۔ اگرچہ ماہوار آمد و خرچ کی میزان دیکر ماہوار بقایا نکال لیا جاتا ہے مگر اس سے بھی اصلی مالی حالت کا پتہ نہیں چل سکتا + ۶ - شعبہ کتب و رسائل۔ دفتر کی یہ حالت ہے کہ تمام کتابوں کا اندراج بھی نہیں ہوا۔ اور نہ کوئی ایسا رجسٹر ہمیں دکھایا گیا۔ جس سے پتہ چل سکے۔ کہ ہر ایک کتاب کس قدر خریدی گئی اور کس قدر اور کس قیمت پر فروخت ہوئی۔ ممکن ہے ایسے رجسٹر ہوں۔ مگر کتب خانہ کے کمرے یا الماریوں میں تو دکھائی نہیں دئے + ۷ - وسیع دستر خوان - مطبخ کا مستقل ماہوار خرچ کم از کم ۶۰۰ روپیہ ماہوار ہے۔ مطبخ میں سال رواں میں ۱۰ اکتوبر تک ۶۵۵۷ صرف ہو سکے ہیں +

مُباحثہ ساگرپورہ

موضع ساگرپورہ متصل بٹالہ ۱۳ جنوری کو احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان مباحثہ ہوا جس کی رپورٹ سُنّی مناظر نے اخبار اہل سنت والجماعت ۲۸/۲۹ء میں لکھی ہے۔ مگر کیا سنی مناظر صاحب اس بات پر حلف اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ کہ جو کچھ انہوں نے اپنی تقریریں اور میرے جوابات لکھے ہیں۔ بعینہٖ یہی تھے۔

دو تین باتیں بطور نمونہ مشتے از خروارے ذیل میں درج کرتا ہوں۔ امید ہے کہ ناظرین کے لئے مفید ہونگی۔ میرے بیان کو نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"اس کا جواب مرزائی مناظر مولوی جلال الدین صاحب نے یہ دیا کہ اگر حضرت عیسیٰؑ کو آسمانوں پر زندہ مانا جائے۔ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کسرشان لازم آتی ہے۔ کیونکہ حضرت صلعم مدینہ میں مدفون ہیں۔ اور خدا کا عرش پر ہونا مجسمہ کا مذہب ہے۔"

حالانکہ میرا بیان یہ تھا کہ قاعدہ ہے کہ جتنی کسی کو کوئی چیز محبوب ہوتی ہے۔ اتنی وہ اس کی حفاظت کرتا ہے اور اس کو تکلیف نہیں ہونے دیتا۔ اگر یہ مانا جائے کہ حضرت عیسیٰ کو تکالیف سے بچانے کے لئے خدا تعالےٰ نے آسمان پر اٹھالیا۔ اور ان کو تکلیفوں سے بکلی محفوظ کر لیا تو آنحضرتؐ کو کیوں دشمنوں میں زمین پر چھوڑ دیا۔ جس کی وجہ سے دشمنان حق نے آپ کو طرح طرح کی ایذائیں پہنچائیں تو مذکورہ بالا قاعدہ کی رو سے حضرت عیسیٰؑ کو خدا تعالےٰ کا زیادہ محبوب ماننا پڑتا ہے۔ اور آنحضرتؐ کو کم دوسری بات جو میں نے کہی تھی۔ وہ یہ تھی کہ آپ نے اپنی تقریر میں الیٰ کو انتہائے غایت کے لئے مانا ہے۔ پس الیٰ جبکہ انتہائے غایت کے لئے آتا ہے۔ دوسری طرف آپ کا یہ مسلمہ عقیدہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔ تو بل رفعہ اللہ الیہ میں الیٰ ہونے کی وجہ سے حضرت عیسیٰؑ کو عرش کے پاس پہنچنا چاہئے نہ کہ چوتھے یا دوسرے آسمان پر ہی تا کہ آپ کا اور عیسائیوں کا عقیدہ ایک ہو جائے کہ بیٹا باپ کے دائیں جانب بیٹھ گیا۔ اسی واسطے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ مے فہمند
مگر مدفون یثرب را نداند ایں فضیلت را
ہمہ عیسائیاں را از مقال خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

اس کے جواب میں مناظر صاحب نے فرمایا کہ کسی چیز کے اوپر ہونے سے فضیلت نہیں ہوتی۔ مثلاً چھتری اوپر ہوتی ہے۔ اور آدمی نیچے کیا چھتری آدمی سے افضل ہے۔ اب ایسا معقول جواب بھلا اگر مولوی ابوتراب نہ دیتے تو اور کون دیتا۔ میں نے تو ایک قاعدہ پیش کر کے فضیلت ثابت کی تھی۔ صرف آسمان پر جانا تو وجہ فضیلت نہیں قرار دی تھی۔

آپ نے حضرت عیسیٰؑ کو چھتری اور آنحضرت صلعم کو آدمی سے تشبیہ دی۔ اسی کی تائید میں آپ نے موتی کی مثال بھی پیش کی تھی کہ موتی دریا کی تہ میں ہوتا ہے۔ اور طبلا اوپر مگر صرف مثال دلیل نہیں ہو سکتی۔ میں کہتا ہوں کہ دودھ نیچے ہوتا ہے ملائی اوپر بالائی اچھی ہے یا دودھ اور موتی جب تک کہ باہر نہ آوے۔ ہمارے لئے اس کا عدم وجود برابر ہے۔ اس موتی کے مقابلہ میں جو سمندر کی تہ میں پڑا ہے۔ ایک روپیہ جو ہمارے پاس موجود ہے۔ بہتر ہے۔ اور آپ نے چھتری کی مثال پیش کی ہے۔ وہ بھی کوئی دلیل نہیں ہے۔ جوتا پاؤں میں ہوتا ہے اور آدمی اوپر۔ تو اس طرح آپ کے فلسفہ کے مطابق تو جوتا آدمی سے افضل ٹھہریگا اس پر کہا گیا۔ کہ یہ کس کتاب میں لکھا ہے۔ میں نے کہا کہ اسی کتاب میں جہاں چھتری کی مثال لکھی ہے۔ وہ کتاب نکالو ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہوا دیکھ لوگے۔

پھر میں نے بیان کیا تھا کہ ان من اھل الکتاب کو حضرت ابوہریرہ کا کیفت انتم اذا نزل ابن مریم کے لئے بطور استشہاد کے پیش کرنا غلطی ہے جیسا کہ دوسری جگہ ما من بنی آدم مولود الا یمسہ الشیطان وقت ولادتہ .... غیر مریم وابنھا پر آیت انی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطان الرجیم عہ سے استشہاد پکڑنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ دعا حضرت مریمؑ کی ولادت کے بعد کیگئی ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی آیات سے ظاہر ہے۔ اس لئے یہ دعا حضرت مریم کے وقت ولادت میں شیطان سے محفوظ ہونے کی وجہ نہیں ہو سکتی۔ اس پر گھر میں آ کر سُنی مناظر صاحب بیضاوی کے حاشیہ سے جواب تحریر فرماتے ہیں۔

"اس حاشیہ کا جواب یہ ہے کہ والدہ مریم نے قبل پیدائش مریم کے بھی یہ کلمہ کہا ہے۔ اور بعد پیدائش بھی کہا ہے۔"

اول تو خود مصنف نے الا ان یقال سے اس کے ضعف کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ اور بتا دیا ہے کہ اس کا صحیح جواب کوئی نہیں۔ دوسرے اس کا کیا ثبوت کہ اس نے واقعی پہلے بھی کہا تھا۔ تیسرے وہ تو انی اعیذھا کہہ ہی نہیں سکتی تھی۔ کیونکہ اس کی تو آرزو اور خیال یہ تھا۔ کہ لڑکا ہوگا۔ قرآن مجید نے یہ کہیں ذکر نہیں کیا کہ حضرت مریم کی والدہ نے قبل ولادت مریم بھی یہ دعا کی تھی۔

پھر لکھتا ہے۔

"اور اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فضیلت جناب رسول کریم صلعم پر اس لئے نہیں کہ آنحضرت صلعم کا ہمزاد شیطان مسلمان ہو چکا ہے۔ اس لئے آنحضرت صلعم کو پیدائش کے وقت طعن ومس نہیں کیا۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام فضلت علیٰ آدم بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیہ حتی اسلم۔"

مناظر صاحب! دنیا میں کوئی عربی نہیں جانتا تھا کہ یہ عربی کا فقرہ بغیر ترجمہ لکھدیا۔ جو آپ کے مدعا کے بالکل خلاف ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ مجھے حضرت آدم علیہ السلام پر دو باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ ایک یہ ہے کہ میرا شیطان کافر تھا۔ خدا نے مجھے اس پر یہاں تک مدد دی۔ کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے۔ ناظرین غور کریں۔ کہ ابوتراب کا یہ استدلال کہ چونکہ آپ کا شیطان مسلمان ہو گیا تھا۔ اس لئے آپ وقت ولادت اس شیطان سے محفوظ رہے۔ کہاں تک صحیح ہے۔ جبکہ وہ وقت ولادت اور اس کے بعد بھی کافر تھا۔ پھر مسلمان ہوا پھر طرفہ یہ ہے کہ جواب دیتے ہوئے ساتھ ہی ہمارے سوال کو صحیح بھی مانتے جاتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

عہ نقل مطابق اصل۔ ۱۲۰

"حضرت عیسیٰؑ روح اللہ کے آسمان پر اٹھائے جانے سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی فضیلت کلی ثابت نہیں ہوتی "۔

اسی طرح مس شیطان سے محفوظ رہنے کے متعلق فرماتے ہیں۔

" بالفرض اگر حضرت عیسیٰ مس شیطان سے محفوظ رہے ہیں۔ اور جناب رسول پاک محفوظ نہیں ہے تو اس سے حضرت عیسیٰ کا حضرت خاتم الانبیاءؐ فداہ ابی وامی صلعم پر صاحب فضیلت وشرف کلی کا ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ کسی خاص امر میں کسی نبی کا حضرت صلعم پر فضیلت رکھنا ان کے شرف کلی کو ثابت نہیں کرتا۔ پس شرف کلی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے لئے ہی ہے "۔

ہمارے نزدیک تو کسی بات میں باقی انبیاء کو آنحضرت صلعم پر فضیلت نہیں ہے۔ آپ جامع جمیع کمالات انبیاء ہیں۔ اسی واسطے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

تمت علیہ صفات کل مزیۃ
ختمت بہ نعماء کل زمان

کہ آپ پر تمام اعلیٰ اور عمدہ صفات پوری ہو چکی ہیں کوئی کمال ایسا نہیں جو آپ کو حاصل نہ ہو چکا ہو اور کسی دوسرے انسان کو حاصل ہوا۔ یا حاصل ہوگا۔ اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپ پر ختم کی گئی ہیں۔ مگر جب تم نے دو باتوں میں حضرت عیسیٰؑ کو آپ سے افضل قرار دیدیا۔ تو پھر آپ کو فضیلت کلی کیسے حاصل ہوئی۔ علمائے منطق کے نزدیک تو مسلمہ مسئلہ ہے کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتی ہے۔ جب آپ کو دو باتوں میں فضیلت نہ ہوئی بلکہ مفضول ٹھیرے تو سالبہ جزئیہ صادق آگیا۔ اس لئے موجبہ کلیہ کہ آپ کو ہر بات میں غیروں پر فضیلت کلی ہے۔ صادق نہیں آئیگا۔ اور اگر صادق آئے تو اجتماع نقیضین لازم آتا ہے۔ جو محال ہے۔ مگر شاید مناظر صاحب نے کوئی جدید منطق ایجاد کی ہو۔ اسی طرح اور بہت سی باتیں ہیں۔ مگر سر دست اسی پر بس کرتا ہوں۔

ابو الشاء جلال الدین شمس مولوی فاضل

مہاشہ صاحبان جواب دیں

تسلی بخش جواب دینے پر پانچ روپیہ انعام

(۱)

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۹۹ میں لکھا ہے۔

" بتائیے یہ خدا کا حکم سب کو گناہ کی طرف ترغیب دینے والا ہے یا نہیں۔ جب گناہ معاف ہو جانے کا حوصلہ ملتا ہے۔ تب گناہ کرنے سے کوئی بھی نہیں جھجکتا۔ اس لئے ایسا کہنے والا خدا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی قرآن کلام اللہ ہو سکتا ہے کیونکہ خدا منصف ہے۔ کبھی ظلم نہیں کرتا گناہ معاف کرنے سے تو بے انصاف ہوتا ہے جیسے گناہ ہے ویسی ہی سزا دینا منصف کا کام ہے"۔

اسی طرح ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۲۲ میں بطور سوال وجواب لکھا ہے۔

سوال۔ ایشور اپنے بھگتوں کے پاپ (گناہ) معاف کرتا ہے۔ یا نہیں۔

جواب۔ نہیں کیونکہ اگر وہ پاپ معاف کردے تو اس کا انصاف جاتا رہے۔

اب ملاحظہ ہو کلیات آریہ مسافر صفحہ ۳۲ کالم ایک

"اوائل میں طبیعت ورطہ حیرانی میں پھنسی رہی۔ اور انہی ایام میں بت پرستی کی سوجھی۔ سری کرشن جی اور مہادیو کی پوجا سے سرو کار رہا۔ اور انہیں کو اپنا مالک اور پروردگار جانکر جبہ سائی ہوتی رہی بیماری کے دنوں میں بارہا خانقاہوں سے مرادیں مانگنی پڑیں۔ اور بارہا دیوتاؤں سے ملتجی ہوا۔ آخر کار دیانند جی کے چرنوں میں آگیا "۔

اس سے ظاہر ہے کہ پنڈت لیکھرام مدت تک بت پرستی میں مبتلا رہا۔ اور ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۸۴ سے ظاہر ہے۔ کہ بت پرستی موجب سزا ہے۔ اور صفحہ ۲۹۶ میں بت پرست کو ادھرمی اور گنہگار ٹھہرایا ہے

اب مہاشہ صاحبان بتلائیں کہ جب بقول پنڈت سوامی دیانند گناہ معاف نہیں ہو سکتے تو پنڈت لیکھرام صاحب ازروئے تعلیم ویدکس جون میں ہیں۔ جواب دیتے وقت بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۳۶ کے مندرجہ ذیل حوالے کو مد نظر رکھا جائے "ویدوں کے خلاف عمل کرنے سے انسان حیوانات کا جسم پاکر دکھ حاصل کرتا ہے "۔

جلال الدین شمس (مولوی فاضل) قادیان

عیسائی صاحبان جواب دیں

عیسائی صاحبان کا عقیدہ ہے کہ باپ۔ بیٹا۔ روح القدس تین ہو کر پھر ایک ہیں۔ اور ان میں ایسا اتحاد ہے۔ کہ کسی صورت میں انہیں ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کر سکتے اور بات بھی معقول ہے۔ کیونکہ اگر بالکل علیحدہ تین شخص مانکر ایک بنائیں۔ تو خدا تعالےٰ کو مرکب ماننا پڑتا ہے۔ اور مرکب ہونا حدوث کو مستلزم ہے۔ اب سوال یہ ہے کفارہ کے عقیدہ کو صحیح ماننے سے لازم آتا ہے کہ تین دن اور تین رات ایسے بھی دنیا پر گذرے ہیں۔ کہ دنیا بغیر خدا کے خدائی تصرفات کے قائم رہی۔ کیونکہ جب تین دن رات مطابق متی باب ۱۲ یسوع مسیح نے گناہوں کی سزا برداشت کی تو تثلیث فی التوحید کے عقیدہ سے ماننا پڑتا ہے۔ کہ خود خدا اور روح القدس بھی اس سزا کے پانے میں شریک تھے۔ کیونکہ وہ تینوں ہو کر ایک ہیں۔ اس لئے جب ایک کو راحت یا تکلیف حاصل ہوگی۔ وہ دوسرے کو بھی ضرور پہنچیگی۔ اس سے لازم آتا ہے کہ اس وقت دنیا پر کوئی متصرف بالارادہ ہستی حکمران نہیں تھی۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ جب اقانیم ثلاثہ میں ایسا شدید تعلق تھا۔ اور ایک رنگ میں ان کا نفس واحد تھا اور تینوں ہی کا جز اسزا کے متعلق اختیار رکھا۔ تو اپنے آپ کو سزا دینے کی کیا ضرورت تھی۔ (شمس)

ویدک دعاوی پر ایک نظر

(سلسلہ اعتراضات)

ہم نے آریوں سے عموماً اور مسافر دہلی سے خصوصاً یہ دریافت کیا۔ کہ وید تین ہیں یا چار۔ یا اس سے بھی زیادہ جیسا کہ برہدارنیک اپنشد اور مہابھاشی وغیرہ سے ظاہر ہے۔ اور تم دعویٰ کرتے ہو۔ کہ ویدوں کے ملہم اگنی وایو آدیتہ انگرا چار رشی ہیں۔ اس کا تمہارے پاس کیا ثبوت ہے۔

اور تم کہتے ہو کہ چار انسان تھے۔ ان کے انسان ہونے کی کیا دلیل ہے۔ حالانکہ اس کے برعکس چھاندوگیہ اپنشد سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ عناصر کے نام ہیں نہ کہ انسانوں کے۔ اور یہ بھی دریافت کیا تھا کہ ویدوں کا ملہم برہما کو کیوں نہ مانا جائے۔ جیسا کہ ہندو سواد اعظم (سناتنی اصحاب) کا عقیدہ ہے۔ وغیرہ

اور تو سب خاموش رہے۔ مگر مسافر دہلی کا ایڈیٹر بولا مگر نہ بولنے سے بھی بدتر۔ بجائے اس کے کہ ایڈیٹر آریہ مسافر ان اعتراضات کا معقول اور تسلی بخش جواب دیتا صرف یہ کہہ کر ٹال دیا۔ کہ تم آریوں اور سناتنیوں کو ٹکرا کر تماشا دیکھنا چاہتے ہو۔

معلوم نہیں۔ ویدوں کی بے جا حمایت کرکے مسافر کا دماغ ٹھکانے نہیں رہا۔

یا اسے یقین ہے۔ کہ حقیقتاً آرین دعاوی یکسر بے ثبوت اور خالی از دلیل ہیں۔ جبھی تو اس کے قلم سے اس قسم کے الفاظ نکلے۔ ورنہ یہ بدیہی بات ہے کہ جس شخص کے پاس دلائل ہوں۔ وہ کب اس قسم کی بودی ٹال مٹول سے کام لیگا۔ آریہ مسافر کا ہمارے اعتراضات سے صاف کنی کترا جانا ہی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اس کے پاس ہمارے اعتراضات کا جواب نہیں ہے۔

پھر لکھتا ہے۔ کہ تمہیں اس سے کیا غرض کہ وید تین یا چار۔ اور ان کے ملہم اگنی وغیرہ ہیں یا برہما۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ یہ چاروں وید منزہ عن الخطاء ہیں۔ تم اس کی تردید کرو۔ کہ یہ منزہ عن الخطاء نہیں وغیرہ (مفہوم)

بھولے بھالے مسافر کو علم نہیں کہ ہم نے جس قدر اعتراض کئے ہیں۔ وہ غیر متعلق نہیں ہیں۔ کیونکہ ہم خود پہلے لکھ چکے ہیں۔ وید "منزہ عن الخطاء" کا دعوےٰ اسوقت محک امتحان پر پرکھا جائیگا۔ جب ان مطالبات کا جواب مل جائے۔ بات صاف ہے۔

تم کہتے ہو کہ چار وید منزہ عن الخطاء ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ یہ دعویٰ ہی غلط ہے۔ کیونکہ تین ویدوں سے چوتھے کا ثبوت نہیں ملتا۔ جب ایک کی ہستی ہی پہلے تین تسلیم نہیں کرتے۔ تو تم ہوتے کون ہو۔ اسے ان تین کی منڈلی میں شامل کرنیوالے۔

پس آریہ مسافر کے ایڈیٹر کو اگر دعویٰ ہے۔ کہ آرین دعاوی مدلل اور معقول ہیں۔ تو وہ ہمارے اعتراضات کا ساری شروط کے ماتحت جواب دے۔ ورنہ اعلان کردے کہ ان کا جواب ہمارے حیطۂ قدرت سے باہر ہے۔

جب کہ ابھی ہم پر یہ بات واضح ہی نہیں کہ وید کتنے ہیں۔ اور ان کے ملہم کون ہیں۔ پھر ہم کس طرح ان کے منزہ عن الخطاء ہونے کی جانچ کریں۔

اس لئے سب سے پہلے یہ ثابت ہونا چاہیئے۔ کہ ویدوں کی صحیح تعداد کتنی ہے۔ اس کے بانی کے ملہم کون تھے۔ انسان تھے یا دیوتا وغیرہ۔

اس جگہ اتنی بات کہے دیتے ہیں۔ کہ مسافر اس گھمنڈ میں نہ رہے۔ کہ ویدوں کا غیر منزہ عن الخطاء ہونا کوئی ثابت نہیں کر سکتا۔ وہ یاد رکھے۔ اور نوٹ کرلے ہم اس کے اس گھمنڈ اور بے جا تعلّی کی تردید میں خدا کے فضل وکرم سے کافی سے زیادہ مٹیریل رکھتے ہیں۔ گھبرائے نہیں۔ اور صبر سے انتظار کرے۔

اب ہم آریہ مسافر کے مضحکہ خیز ٹال مٹول کا مختصر جواب دینے کے بعد اصل سلسلہ اعتراضات شروع کرتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۸۔ معزز ناظرین! سری سوامی دیانند جی نے اگنی وایو آدیتہ انگرا کو ویدوں کے ملہم ثابت کرنے کے لئے منوسمرتی کے علاوہ ایک حوالہ شتپتھ براہمن کا بھی اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں نقل کیا ہے۔

ناظرین پر منو والے حوالہ کی تو حقیقت آشکار ہوگئی۔ اب اس حوالہ کی اصلیت بھی ظاہر کی جاتی ہے جس سے پتہ لگ جائیگا۔ کہ آریہ سماج کے بانی ناز رشی اپنی مقصد براری کے لئے دوسری کتابوں کے حوالے کس طرح توڑ مروڑ اور من مانا ارتھ (ترجمہ) کرکے لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کی جرأت کر لیا کرتے تھے۔ پہلے سوامی صاحب کا تحریر کردہ حوالہ اور بعد میں ان کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔ فرضی سائل کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

अग्नेर्वा ऋग्वेदो जायते वायोर्यजु
र्वेद: सूर्यात्सामवेद:

اگنیر وا رگ ویدو۔ جایتے وایور یجر ویدا سوریات سام ویدا" (شتپتھ براہمن)

قبل اس کے کہ ہم اس عبارت کا وہ ترجمہ نقل کریں جو سوامی جی نے تحریر فرمایا ہے۔ پہلے اس مندرجہ بالا عبارت پر ہمارے دو مطالبے ہیں۔ جن کا جواب دینا آریہ سماج پر فرض ہے۔ اول تو یہ کہ سوامی جی نے اس عبارت کے آگے شتپتھ کا اشارہ کردیا ہے۔

یہ نہیں بتلایا کہ اس کتاب کے کونسے مقام پر یہ عبارت ہے۔ پھر اس کا مضایقہ نہیں۔ قابل نوٹس بات یہ ہے کہ سوامی جی کی تحریر کردہ عبارت جو لفظ अग्नेर्वा اگنیر وا لکھا ہے۔ یہ بعینہٖ اصل میں نہیں۔ پھر اس عبارت میں جو जायते جایتے لکھا ہے۔ ہمیں یہ بھی شتپتھ میں نظر نہیں آتا۔

شاید آریہ سماج کی کسی لائبریری میں وہ نسخہ ہو جس میں یہ دونوں اسی جا و بندہ لفظ منقول ہوں۔

کیا آریہ مسافر کا ایڈیٹر یا اور کوئی سنسکرت دان آریہ پنڈت سوامی جی کی لکھی ہوئی عبارت کی تصدیق کرا سکتا ہے؟

اعتراض نمبر ۹۔ یہ تو ہوئیں اصل کو نقل کرنے میں سوامی جی کی دو غلطیاں یا ۔۔۔۔۔۔ اب سوامی جی کا ترجمہ بھی ملاحظہ ہو۔

"پہلے پہل یعنی پیدائش کے شروع میں) پرماتما نے اگنی۔ وایو۔ آدیتہ اور انگرا رشیوں کے آتما (دل)

میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا۔

آریہ مترو! بتلاؤ تمہارے سوامی نے شتپتھ کی عبارت کا جو ترجمہ کیا ہے۔ کیا وہ اصل کے مطابق ہے؟ کیا سنسکرت عبارت اس لمبے چوڑے ترجمہ کی متحمل ہو سکتی ہے۔ کیا اصل عبارت میں کوئی ایسا فقرہ ہے جس کا ترجمہ سوامی جی کے ان الفاظ میں کیا جا سکے کہ:۔

"پہلے پہل یعنے پیدایش کے شروع میں"

پھر سوامی جی کا یہ ترجمہ

"پرماتمانے اگنی ۔ وایو ۔ آدیتہ ۔ انگرا رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا"

کیا اصل عبارت میں "پرماتمانے" جس کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایسا کوئی لفظ ہے۔ اور "انگرا رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا" کیا یہ لمبا چوڑا سنگرت جملہ اصل شتپتھ کی سنسکرت عبارت سے اخذ ہو سکتا ہے۔

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں۔ کہ کوئی آریہ بھی نہیں بتلا سکتا کہ سنسکرت عبارت سے سوامی جی کے ترجمہ کی تصدیق ہوتی ہے۔ اصل عبارت کا لفظی ترجمہ صرف یہ ہے:۔

"رگوید اگنی سے یجر وید ۔ وایو سے سام وید سوریہ (سورج) سے" یہاں سوریہ لفظ ہے نہ کہ آدتیہ ۔ یہاں "آدتیہ" سوامی جی کا طبع زاد ہے ہم نہیں سمجھ سکتے کہ عوام کو سنسکرت سے ناواقف سمجھ کر اپنے عقائد منوانے کے لئے قدیم تصانیف میں ملانے الحاق اور ترجمہ کر دینا کہاں تک کسی سوامی یا رشی کی شان کے شایاں ہے۔

آریہ سماج نے اگنی وایو وغیرہ کو ملہم وید ثابت کرنے کے لئے دو حوالے پیش کئے۔ مگر پھر بھی اگنی وغیرہ کو ملہم ثابت نہ کر سکے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ سنسکرت کی عبارت لے کر کوئی ترجمہ کی جگہ اپنی طرف سے کچھ عبارت لکھ دے۔ اور کہہ دے کہ میرا دعویٰ ثابت ہے۔ شاید عوام اس قسم کی حرکات سے تسلی پا سکیں۔ مگر واقف کار اس قسم کے حیلوں سے کبھی مطمئن نہیں ہو سکتے۔ پس اگر آریہ سماج اگنی ۔ وایو ۔ آدیتہ ۔ انگرا کو ویدوں کا ملہم اور ان کا انسان ہونا ثابت کر سکتی ہے۔ تو مستند کتابوں سے ثبوت پیش کرے۔

ہم دیکھیں گے مسافر دہلی سوامی جی کے ان مغالطات کا کیا جواب دیتا ہے۔ اور اصل اعتراضات کا جواب کس طرح دیتا ہے۔ مگر ہم ابھی سے کہے دیتے ہیں کہ مسافر سوائے اس کے کہ باتیں بنا کر ٹال دے۔ معقول اور مدلل جواب نہیں دے سکتا۔ کیونکہ پہلا تجربہ اس کا شاہد ہے۔

فضل حسین احمدی ۔ مہاجر ۔ قادیان

ریویو آف ریلیجنز کی توسیع اشاعت

احباب کو اچھی طرح سے معلوم ہے کہ ریویو آف ریلیجنز جماعت احمدیہ کا واحد ماہواری رسالہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس کے بارے میں ارشاد ہے:۔

"اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو ۔ انگریزی کا پیدا ہو جائے ۔ تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا۔ اور میری نسبت میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارے میں کوشش کریں۔ تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے"

حضور نے یہ ان دنوں میں فرمایا۔ جب کہ جماعت کی تعداد ایک لاکھ بھی نہیں تھی۔ لیکن اب جبکہ پانچ چھ لاکھ سے متجاوز ہے۔ تو دس ہزار بہت ہی کم تعداد ہے بلکہ کچھ بھی نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح (ثانی) ایدہ اللہ بنصرہ کو اس کا یہاں تک خیال ہے۔ کہ اپنے جاری کردہ رسالہ تشحیذ الاذہان کو جو کامیابی کے ساتھ چل رہا تھا۔ بند کرا دیا۔ تا جماعت کی توجہ ایک ہی رسالہ کی طرف پوری پوری مصروف رہ سکے۔

اندریں حالات جب آپ یہ سنیں گے۔ کہ رسالہ اردو ریویو آف ریلیجنز کے خریدار تشحیذ الاذہان کے خریداروں کو ملا کر دو ہزار بھی نہیں بلکہ ڈیڑھ ہزار بھی نہیں۔ تو کس قدر حیران ہونگے۔

پچھلے دنوں جب عملہ مینیجر نے خریداروں کے چندے کی پڑتال کی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ قریباً تین چار سو خریدار ایسے ہیں۔ جن کے ذمے کئی کئی سال یا کم از کم ۱۹۲۲ء کا بقایا ہے۔ اس لئے بڑھتے ہوئے خرچ کو دیکھ کر مجبوراً ان کے نام رسالہ تا وصولی قیمت روکنا پڑا۔ اور اس طرح پر تین سو خریدار اور کم ہو گیا۔ اور رسالہ کی خریداری محدود رہ گئی ایسے خریداروں کے نام دفتر سے کارڈ بھیجے جا رہے ہیں۔ احباب کرام مہربانی فرما کر ایک مخلصانہ جوش سے کام لیں۔ اور اردو ریویو کے خریدار دس ہزار تک بنانے کی نیت سے مستقل کام کریں۔ اور پانسو خریدار تو اسی ماہ کے اندر مہیا ہو جانے چاہئیں۔ تاکہ ان کے چندہ سے رسالہ کے اخراجات چل سکیں۔ رسالہ کو ہر طرح دلچسپ اور مفید بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور میں نے تاکید مزید کر دی ہے۔ جو صاحب اس اپیل کے متعلق کارروائی فرمائینگے۔ ان کا نام نامی رسالہ میں شکریہ کے ساتھ درج ہوگا۔

راقم:۔ فتح محمد سیال ناظر تالیف و اشاعت قادیان

جلسہ تبلیغ دہلی

انجمن احمدیہ دہلی نے دہلی میں جلسہ تبلیغ بتاریخ ۲-۳-۴ مارچ ۱۹۲۳ء کو منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ برادران سے التماس ہے کہ جلسہ میں شریک ہو کر عند اللہ ماجور ہوں بالخصوص پانی پت کرنال ۔ انبالہ ۔ پٹیالہ ۔ سامانہ ۔ سنور ۔ سہارنپور ۔ مظفر نگر ۔ بریلی ۔ شاہجہانپور ۔ مراد آباد ۔ رامپور ۔ لکھنؤ کے احمدی برادران ضرور شرکت فرما کر مشکور فرما دیں۔ مہمانوں کو مولوی شفیع احمد صاحب مالک مولانا دستکاری کوچہ پنڈت کے مکان پر پہنچنا چاہیئے:۔

الداعی:۔ محمد حسن آسان ۔ احمدی سیکرٹری تبلیغ دہلی

برلن کی مسجد
اور
احمدی مستورات

جمعہ کی نماز جماعت دہلی خاکسار کے دفتر میں پڑھتی ہے جو ایک بڑا واقعہ ہے۔ گذشتہ جمعہ کو خطیب نے حضرت اقدس کا خطبہ جو الفضل میں چھپا ہوا تھا سنایا۔ یہاں سوائے میری اہلیہ کے باقی تمام مرد تھے۔ اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ بعد نماز بیگم سے کہونگا۔ کہ مسجد کیلئے آپ اپنی پازیب دیدیں۔ کہ اتنے میں دروازہ کی کھٹ کھٹاہٹ میرے کان میں آئی۔ اور میں گھر میں گیا۔ جہاں وہ مصلے پر بیٹھی ہوئی خطبہ سن رہی تھیں۔ اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ کچھ بات نہیں کی۔ اور اپنے گلے سے پنج لڑا طلائی ہار جو غالباً تین سو روپیہ کا تھا۔ مجھے دیدیا۔ جو میں نے اسی وقت خطیب صاحب کو لا کر دیدیا۔

احمدی دوستو عورتوں کی کمزوری کی وجہ سے میرا خیال تھا کہ شاید وہ بڑی قربانی نہ کر سکیں۔ کیونکہ عورتوں کو زیور سے بہت محبت ہوتی ہے۔ اس لئے میں نے پازیب کے واسطے خیال کیا تھا۔ مگر اس کمزور عورت نے اسقدر جرات اور سخاوت سے کام لیا۔ یہ سبق آموز واقعہ میرے دوست اپنی عورتوں کو سنا دیں کہ ایک نئی احمدی عورت نے اس قدر حوصلہ دلی سے کام لیا ہے۔ اسی طرح ہر ایک احمدی عورت کو پر جوش خیر مقدم اس تحریک کا کرنا چاہیے ایک طرف پیغامی امیر بھیک کا ٹھیکرا لئے دربدر پھر رہا ہے۔ اور تمام اخبارات میں ان کی اپیل چھپ رہی ہیں۔ مگر ہمارا صرف خدا پر بھروسہ ہے۔ یہ رقم ہم نے ہی پوری کرنی ہے۔ لہذا کمر ہمت باندھ کر لبیک کہو۔ مسجد دائمی چیز ہے۔ جس کا ثواب تاقیام مسجد اس شخص کو ملتا رہتا ہے۔ جس نے مسجد بنوائی ہے۔ ہندوستان میں اگر سو مسجدیں بھی آپ بنوا دیں تو اس قدر ثواب نہیں جس قدر اس شخص کو ثواب ملے گا جس نے سب سے پہلے ہندوستان میں مسجد بنوائی ہوگی بادشاہ اور نوابوں کو چھوڑ کر معمولی سوداگر اور زمیندار لاکھوں ایسے موجود ہیں جو برلن میں دس مسجدیں بنوا سکتے ہیں۔ مگر ان میں سے یہ احساس چلا گیا ہے۔ اور اللہ تعالے نے آج آسمان کے نیچے یہ کام صرف تم غریبوں کے سپرد کیا ہے۔ لہذا میرے دوستو تم میری طرح پازیب کا سا خیال اپنی بیویوں کے آگے پیش کرنے کا خیال نہ کرنا بلکہ پورے جوش احمدیت کو مدنظر رکھکر ان کو نصائح کرو۔ تاکہ وہ بہت جوش کے ساتھ اس میں حصہ لیں۔ غور کرو۔ اگر تم ان کو اس اہم مقصد کے واسطے نصیحت نہ کروگے تو کیا فرشتہ ان کے پاس وعظ سنانے آئینگے۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت اقدس نے صرف عورتوں کو اس ثواب میں حصہ لینے کا حکم دیا ہے۔ اور ہم محروم ہیں۔ مگر ہم اس سعادت میں صرف اس طرح حصہ لے سکتے ہیں کہ ہم بڑی سے بڑی رقم دینے کے واسطے ان کو ترغیب دیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔

وعن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی للہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ متفق علیہ روایت ہے حضرت عثمان سے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص محض اللہ کے واسطے مسجد بناتا ہے اللہ تعالی اس کے معاوضہ میں اس کے واسطے جنت میں گھر بنا دیتا ہے یہ بخاری اور مسلم نے لکھا ہے۔ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الرجل یتعاھد المسجد فاشھدوا لہ بالایمان فان اللہ یقول۔ انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر دارمی ترمذی و ابن ماجہ میں لکھا ہے کہ حضرت ابی سعید خدری نے روایت کیا ہے۔ کہ فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم دیکھو کسی شخص کو خبر گیری کرتا ہے۔ مسجد کی۔ پس گواہی دو اس کے ایمان لانے پر اس لئے کہ اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہے انما یعمر مساجد اللہ الخ کہ جو شخص بناتا ہے اللہ کے لئے مسجد پس وہی اللہ اور قیامت پر بھی ایمان لانے والا ہے۔

قیل یا رسول اللہ وما ریاض الجنۃ قال المساجد سوال کیا یا رسول اللہ کیا ہیں باغ بہشت کے؟ فرمایا مسجدیں۔ عن ابی امامۃ قال ان حبراً من الیھود سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای البقاع خیر الخ ابن حبان نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ حضرت ابی امامہ نے بیان کیا کہ یہود کے ایک عالم نے حضرت رسول اللہ سے سوال کیا کہ اچھا مکان کونسا ہے۔ اس کے جواب میں آپ چپ ہو گئے اور فرمایا میں جب تک چپکا رہوں گا تاوقتیکہ اللہ تعالے مجھے مطلع نہ فرمائے۔ پس اللہ تعالے نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ آپ کو مطلع کیا اور آپنے سائل کو جواب دیا کہ سب مکانوں سے بہتر مسجد ہے۔

لہذا میرے دوستو! خدا کے کام ضرور پورے ہوں گے۔ مگر بڑے مبارک وہ لوگ ہیں۔ جن کے ہاتھ سے یہ سرانجام دئے جائیں۔ عنقریب ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگ کہیں گے۔ کہ کاش کوئی ایک لاکھ روپیہ مجھ سے لے کر اس مسجد کی ایک اینٹ کا ثواب مجھے دے دے۔ مگر افسوس اس وقت ان میں کم زندہ ہوں گے۔ جن کے قبضہ قدرت سے یہ کام ہو رہا ہوگا۔ آج کا ایک پیسہ آئندہ کے ہزاروں روپیہ سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

پس وہ کون ہے جو سابقون الاولون میں داخل ہو؟

نیاز مند محقق دہلوی ایڈیٹر و مالک اخبار اتفاق دہلی

آریہ سماج کا خطرہ سناتن دھرم پرچارک لکھتے ہیں۔ ہندوؤں میں ہوشیار فرقہ جو آریہ سماج کے نام سے مشہور ہے۔ برابر ہندو سوسائٹی میں اپنا کام کر رہا ہے سناتن دھرمی عقائد کو نیست و نابود کرنے پر تلا ہوا ہے۔ تب کیا ہوگا۔ نتیجہ صاف ہے۔ کہ وید پوجن کا اصول ہی اٹھ جائے گا۔ بھگوان کرشن و رام ایک بڑے آدمی سمجھے جاویں گے۔ بدھ بواد و جو نام سے چل پڑیگا۔ ہندو تمام جاتیوں کو اپنے میں ملا لیں گے۔ وہ نگر ہی چکے۔ دوسروں کے ملانے سے ہندوؤں میں خالص پن نہیں رہے گا۔ ورن سنکر اولاد پیدا ہونی شروع ہو جاویگی۔ اور اس کے ذریعہ ہندو دین کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ ہا! یہ حالت خود ہندوؤں کے ہاتھوں ہوگی۔ اور ہندوؤں کے ایسے ہاتھ آریہ سماج بنائے گا۔

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل یا ایڈیٹر

قابل قدر موقعہ

ہر قسم کا چرمی سامان مثلاً مختلف قسم کے ٹرنک۔ شوٹ کیس اٹیچی کیس۔ ہینڈ بیگ۔ رہولڈال۔ بستر ہولڈر۔ کالر بکس۔ ٹائی کیس۔ برس۔ بلاٹنگ پیڈ۔ گیٹس۔ پیٹیاں۔ گن کیس۔ ہر قسم اور ہر سائز کے بوٹ شوز مردانے و زنانے نہایت عمدہ مضبوط شل ولائتی مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرما کر امتحان کیجئے۔ خاکسار الطاف حسین احمدی فینسی لیدر گرس مینوفیکچر شوراب دروازہ شہر میرٹھ

تجارت مرچنٹس ڈائرکٹری آف انڈیا

کتاب ہذا اردو زبان میں ہر قسم کے سوداگروں کے لئے ترقی کا ذریعہ ہے۔ اس میں ہندوستان کے شہروں کے تجارتی حالات اور وہاں کے ہر قسم کے سوداگروں کے کارخانوں فیکٹریوں ہوٹلوں سراؤں کے پورے پتے درج ہیں۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۲؎

بھٹی پنجاب تجارت آفس نمبر ۴۹ شاہ گنج لاہور

دلچسپ پنجابی گیت

واہ واہ مہدی دا دربار ۳؍ رنگ برنگی احمدی ۲؍ چٹھی مسیح ۱؍ پکھی احمدی ۱؍ منارۃ المسیح ۱؍ چٹھہ ڈری امر نبیا احمدی ہر دو حصہ ۵؍ چٹھی مہدی ۱؍ روحانی چرخہ ۱؍ کسر صلیب ۲؍ شہید مرحوم ہر دو حصہ ۲؍ حقیقت نزول المسیح ۱؍ نقارہ امرتسری ۱؍ شمشیر مہدی ۱؍ گلزار نبوۃ ۲؍ سہاگ نامہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ۱؍

ملنے کا پتہ

نصیر شاپ قادیان (پنجاب)

مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی مکمل جس سے پہلے کتب احمدیہ کی پیشگوئیوں کے متعلق فیصلہ کن ہے قیمت ۲؍

چھپ گئیں! چھپ گئیں!! چھپ گئیں!!!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

مندرجہ ذیل نایاب و نادر کتابیں

خواہشمند احباب جلد منگوالیں۔

انجام آتھم	تریاق القلوب
لیکچر سیالکوٹ	برکات الدعا
تقریریں	راز حقیقت
تحفہ ندوہ	تحفہ غزنویہ
ضرورۃ الامام	تحفہ قیصریہ
دافع البلاء ان کے علاوہ منن الرحمن	
فریاد درد	تجلیات الٰہیہ ۱۲؍

بھی تھوڑی تعداد میں موجود ہیں

المشتہر

مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

قابل فروخت سکنی زمین

قادیان محلہ دارالعلوم میں چالیس چالیس مرلے کے دو قطعے جن کے موقعہ کا نقشہ حسب ذیل ہے۔ قابل فروخت موجود ہیں۔ قیمت فی مرلہ پچاس روپیہ خریدنے کے لئے ع معرفت مینیجر الفضل خط و کتابت کریں
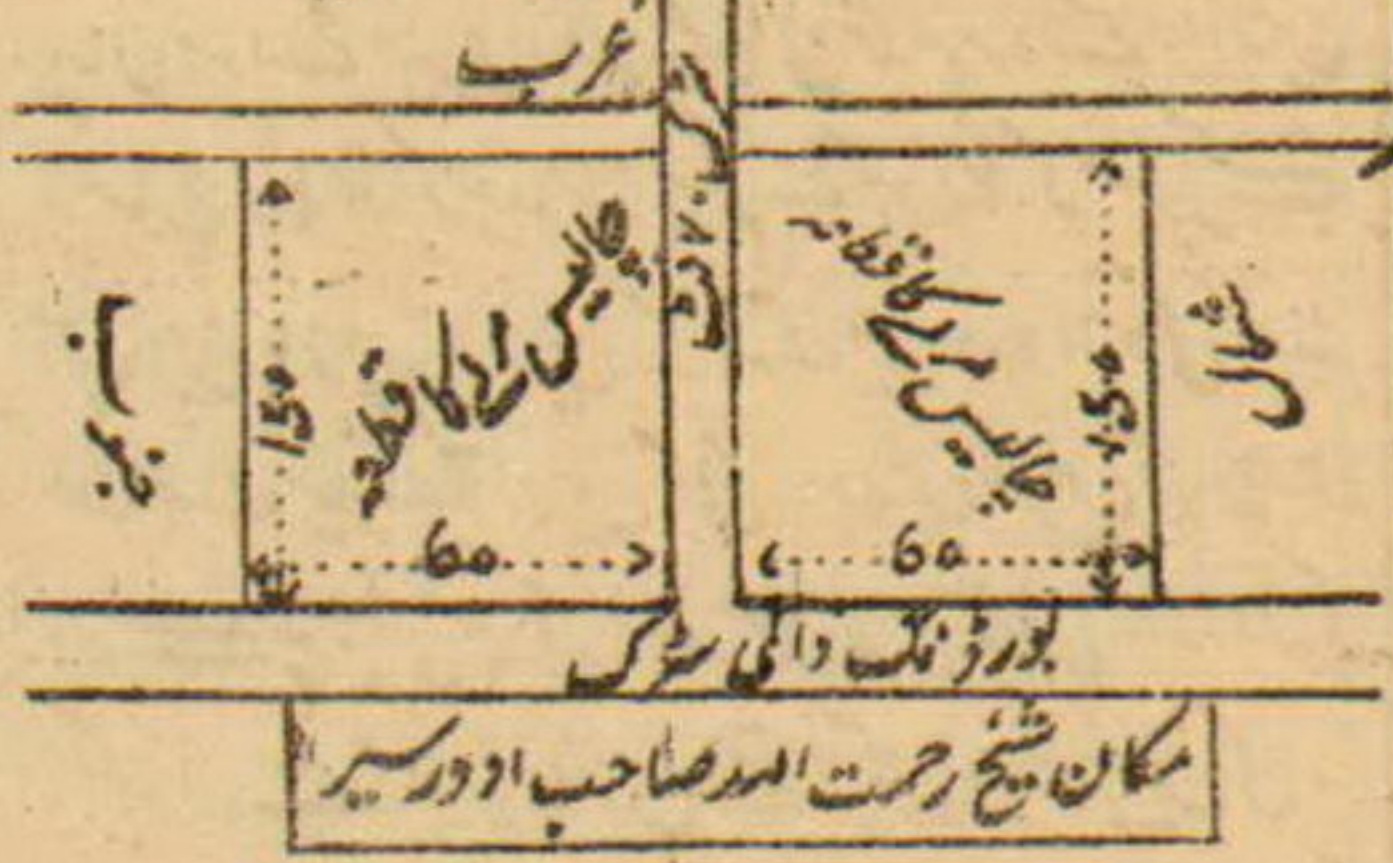
غرب

چالیس مرلہ کا قطعہ | چالیس مرلے کا قطعہ

۶۰ | ۶۰

بورڈنگ والی سڑک

مکان شیخ رحمت اللہ صاحب اوورسیر

شرق

پتہ:- ع معرفت مینیجر الفضل قادیان گورداسپور

شفا خدا کے ہاتھ ہے

ہم خدائی کے دعویدار نہیں (نعوذ باللہ منہا) اور نہ صحت و شفا ہی دیدینے کا بیمہ اٹھائے بیٹھے ہیں۔ وہ ایک ہی ہستی ہے جس کا بلا معاوضہ سب کیلئے یکساں فیض جاری ہے۔ دوائیاں ہماری پیدا کردہ چیز نہیں۔ بلکہ جس کی ہم سب مخلوق ہیں اسی ذات مقدس کی پیدا کردہ ادویات بھی ہیں۔ پس ہر ایک چیز اسی کے ماتحت کام کر رہی ہے۔ ہمارا فرض صرف اتنا ہی ہے کہ ہم ایمانداری سے مرض کے مطابق پوری پوری اور عمدہ ادویات دیں۔ اور علاج معالجہ میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہ چھوڑیں۔ باقی معاملہ خدا پر چھوڑ دیا۔ ہذا ہاتھ کے کنگن کو دیکھنے کیلئے کسی آرسی کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ سرٹیفکیٹ نہیں بلکہ سچ جھوٹ کے پرکھنے کیلئے سب سے بہتر کسوٹی تجربہ ہے۔ اور ہم بھی آپ کو یہی مشورہ دیں گے۔ کہ آپ جس مرض کا بھی علاج کرانا چاہیں۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

ڈاکٹر منظور احمد سلانوالی لائن سرگودھا

اخبارات پر سرسری نظر

وکیل :- امرتسر لکھتا ہے۔

جمعیت العلماء نے شرکت کونسل کو نہ صرف "ممنوع" بلکہ ناظم صاحب جمعیۃ العلماء کے الفاظ میں "حرام" قرار دیا ہے۔ شیخ مشیر حسین صاحب رئیس گدیہ نے جو مسئلہ خلافت کے متعلق بیحد سرگرمی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ علماء کے اس فیصلہ پر زبردست صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ ان کی رائے میں علماء کرام نے "اسلام کی شدید توہین کی ہے۔ اور احکام اسلام کو سیاسی پالیسی اور ذاتی منشا کا محکوم کر دیا ہے" اس لئے کہ انہوں نے صرف مسٹر گاندھی کی تقلید میں یہ فیصلہ صادر کیا ہے۔ اگر یہ بات نہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ شرکت کونسل کو حرام قرار دینے کے ساتھ ہی ڈسٹرکٹ بورڈ یا میونسپل بورڈ کی شرکت کو حرام نہیں قرار دیا گیا۔ کونسل اور بورڈ دونوں میں حکومت کے اراکین شامل ہیں۔

شیخ قدوائی صاحب پوچھتے ہیں۔ "پھر کیا وجہ ہے کہ کونسل کی طرح ڈسٹرکٹ و میونسپل بورڈ کے لئے کھڑا ہونا بھی حرام نہ کیا گیا۔ اس کی وجہ شیخ صاحب کی رائے میں بجز اس کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ کونسل میں داخل کو مسٹر گاندھی نے ممنوع قرار دیا تھا۔ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے داخلہ کو جائز رکھا تھا۔ پس اسی پابندی اور اسی تفریق پر اسلام بھی مجبور ہے۔ علماء کا فتویٰ بھی اسی کے مطابق ہونا لازمی ہے"؟

شیخ صاحب علماء سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ حرام اور حلال کی حد مقرر کرنے والے گاندھی جی کون ہیں؟ محمد علی کون ہیں؟ قدوائی کون ہیں؟ خود جمعیۃ العلماء کون ہیں؟ یہ حدود تو خدا کے مقرر کئے ہوئے ہیں۔

یہ انہی باتوں کا نتیجہ ہے کہ بقول شیخ صاحب "جبر خر کی فضیلت پر علماء نے پیغمبر خدا کے احکام پیش کئے۔ مگر یہ حکم نکلا کہ سوائے ہاتھ کے کاتے ہوئے سوت کے کوئی اور سوت استعمال نہ ہونا چاہیئے۔ تو علماء نے بھی اسی کے مطابق فتویٰ موجود کر دیا۔ فتویٰ یہی نہیں دیا کہ دشمن اسلام کو مالی فائدہ پہنچانا حرام۔ بلکہ یہ کہ صرف کپڑے کی خریداری سے جو روپیہ ولایت جائیگا۔ اس کا بھیجنا حرام۔

وقت آگیا ہے۔ کہ علماء اپنی پوزیشن کو سمجھیں۔ احکام اسلام کی وقعت کو ملحوظ رکھیں۔ اور حدود و احکام و فتاویٰ میں کسی اثر کو قبول نہ کریں۔

ضیا فت پنچ :- یہ اس حقیقی اسلام کا نمائندہ ہے جو غیر احمدیوں کے پاس محفوظ ہے۔ اور علماء و صوفیاء و فضلاء کے اخلاق نا خطرہ مذاق شائستہ کا نمونہ ہے ہم اس کے مشکور ہیں کیونکہ ضرورت بعثت مسیح موعود اور علماء ھم شر من تحت ادیم السماء کے معنے سمجھانے کے لئے ہمیں کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کرنی پڑتی۔ اس اخبار کا صرف ایک پرچہ سامنے رکھ دینا کافی ہے۔ تازہ اشاعت میں ایک کارٹون شائع کیا ہے۔ جس میں آزادی ٹرکو بندر بنا کر ایک دم لگا دی ہے۔ اور زنجیر حجاج بن پل کے ہاتھ میں پکڑائی ہے۔ اور نیچے یہ آیت زیب رقم فرمائی ہے۔ جعلنا منھم القردۃ والخنازیر و عبد الطاغوت ترجمہ کیا ہے۔ احمدیوں نے انہیں بندر۔ سور۔ شیطان کے غلام بنا دیا ہے بر ارشاد مفتیان امرتسر و پنجاب کے نمائندہ اخبار کا اپنے متعلق یہ ہدایت و تنبیہ اسلام کے رہنے والوں کی نسبت ہے۔ والہ اسرا ایک وقت تھا کہ ان الارض یرثھا عبادی الصالحون اور ان اولیاءہ الا المتقون پیش کر کے خانہ کعبہ کے متولیان اور شام کے متصرفان کو متقی اور صالح اور ان کے مذہب کو ہمارے مقابلہ پر سچا اسلام اور ان کے رہنے والوں کو اہل حق و اہل سنت بتایا اور ہم پر کفر کا فتوے لگایا جاتا تھا ہمارے دیکھتے دیکھتے یہ وقت آگیا کہ وہی متولی جو متقی اور صالح اور رسول اللہ (علیہ الصلوۃ والسلام) کے حقیقی جانشین تھے خود انہی کی زبان سے بندر و سور اور شیطانوں کے غلام بن گئے۔ الحمد آپ اپنے منہ سے اقرار کر لیا کہ ہم مسلمان یہود ہیں۔ قدم بقدم۔ شبر بشبر۔ کچھ فرق نہیں۔ بس انہیں چھپاؤ نہیں دکھاؤ۔ سارے کے سارے القاب ہم پر صادق آتے ہیں۔ کیوں صاحب! ان بدترین حالات میں بھی مسیح کی ضرورت ہے یا ابھی کچھ اور نقشے دیکھنے ہیں۔ جواب میں جتنی بھی جی چاہے گالیاں دو گے۔ ہمارے دعویٰ کو مضبوط اور ہمارے قول کی تصدیق کرد گے۔

اہلحدیث :- مولوی ثناء اللہ صاحب کو حیدر آباد دکن میں ہمارے مکرم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے دس ہزار روپیہ انعام دینا چاہا ہے۔ صرف یہ حلف لے لینے پر کہ حضرت مرزا صاحب کے تمام دعاوی سراسر جھوٹ افتراء دہوکہ فریب غلط تاویلات کی بنا پر ہیں۔ اور عیسیٰ علیہ السلام خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے۔ اسی جسم خاکی کیساتھ اب تک زندہ موجود ہیں۔ الی آخرہ (حلف انہی الفاظ میں لینا ہوگا۔ جو اشتہار میں پیش کئے گئے ہیں۔ اگر کوئی ایسا عقیدہ درج ہو جسے مولوی صاحب نہیں مانتے تو وہ عقیدہ حلف سے خارج کر دیا جائے گا) ہاں مگر ثناء اللہ کا ایمان دیکھئے۔ یہ حلف اٹھانے کی جرأت نہیں۔ حالانکہ سیٹھ صاحب نے یہاں تک لکھ دیا کہ اگر ایک سال تک تمہاری موت نہ ہوئی یا کوئی عبرت ناک و غضبناک عذاب نہ آیا تو میں اہلحدیث ہو جاؤنگا۔ بلکہ یہ بھی کہا گیا کہ جتنے اہلحدیث آپ کی طرف سے پیش ہوں گے جو اس حلف کو حق و باطل میں فیصلہ کن قرار دینگے۔ اتنے ہی احمدیان حیدر آباد دکن کی جانب سے مقابل پر آبیٹھینگے۔ لیکن ثناء اللہ ان میں شناء اللہ جو اپنے آپ کو شیر پنجاب کہلانے کا شائق ہے۔ حلف لینے کی جرأت نہیں کر سکا۔ خدا کے فضل سے ایک ایک احمدی (بشرطیکہ وہ پیغام بلڈنگس کا دام افتادہ نہ ہو) اپنے عقیدہ کی صحت پر حلف لینے کے لئے تیار ہے۔ کیونکہ اس کا ایمان زندہ ایمان ہے۔ ادھر بقول خود سردار اہل حدیث اور شیر پنجاب ہے۔ کہ دس ہزار روپیہ نقد ملتا ہے۔ اور مطلق حلف نہیں لے سکتا۔ کیا کوئی سعید روح ہے جو اس سے ہدایت پائے۔

ہندوستان کی خبریں

ہندوستانی بالشویت کے آغوش میں سرحد شمالی کے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مولوی عبید اللہ اور ڈاکٹر نور محمد سندھی ماسکو سے برلن روانہ ہو گئے ہیں۔ اور ظفر حسن و محمد علی (احمد حسن) بالشویت کے ادارہ بین الاقوامی میں داخل ہو گئے ہیں۔

بنگلور کا ایک گرجا جل گیا مدراس۔ ۱۹ر فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سینٹ مارکس کا گرجا بمقام بنگلور جو ۱۱۴ سال پیشتر تعمیر کیا گیا تھا۔ شنبہ کی رات کو آگ لگنے سے بالکل تباہ ہو گیا۔

مسلمانوں کی قومی نیابت کی تجویز منظور ہو گئی کلکتہ۔ ۱۹ر فروری۔ کونسل نے بلدیہ کلکتہ کے مسودہ قانون پر دوبارہ غور کیا۔ اور بحث و تمحیص کے بعد حکومت نے اس تجویز کو کہ مسلمانوں کو ۹ سال تک قومی نیابت کا حق دیا جائے۔ قبول کیا اور اس تجویز سے اتفاق کا اظہار کیا۔

یونیورسٹی سے الحاق کے لئے درخواست لاہور۔ ۲۰ر فروری۔ خالصہ کالج گوجرانوالہ (جس نے ترک موالات کے سلسلہ میں اپنا تعلق قطع کر لیا تھا۔) کے اراکین نے پنجاب یونیورسٹی سے دوبارہ الحاق کی درخواست کی ہے۔

گوردوارہ کا انتظام امرتسر۔ ۱۹ر فروری۔ کمشنر ضلع فیروز پور کے چار گوردواروں میں سے ایک کا انتظام پربندھک کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے۔

زمینداروالوں کی قرقی مسٹر آکس مونٹگمری ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب سے ڈگری کے اجرا کی درخواست میں کرم آباد والی کوٹھی اور ظفر علی خاں کی زمین بھی قرق کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ بذریعہ سمن اطلاع دی گئی ہے کہ تا اطلاع ثانی کوٹھی بیچ سکتے ہیں۔ ہبہ نہ ہو۔ اور سالک بٹالوی کا مکان بٹالہ میں قرق ہوا۔

امرتسر میں سونا چاندی امرتسر۔ ۲۱ر فروری۔ سونا پترا ۲۵ روپیہ ۱۵ آنہ ۶ پائی تھوبی چاندی ۷۷ روپیہ فی سو تولہ۔

نسلی امتیازات کا بل پاس دہلی۔ ۲۱ر فروری۔ اسمبلی میں نسلی امتیازات کا بل آج چار بجے تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ پاس کر دیا گیا۔ جو بیدرنی کے خلاف اپیل کرنے کی اجازت دیتی ہے۔

اسلام بڑھ رہا ہے صوبہ بنگال میں ۱۹۱۱ء میں ہندو ۲۰۳۶۳۴۹۳ تھے اور مسلمان ۲۱۴۶۷۹۸۷۲ تھے۔ دس سال کے بعد یعنی ۱۹۲۱ء کی مردم شماری سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۱۵۰۵ ہندو کم تھے۔ اور ۱۲۱۸۸۸۹ مسلمان زیادہ ہوئے گویا ہندو ایک فی صدی گھٹ رہے ہیں۔ اور مسلمان ۵ فی صدی بڑھ رہے ہیں۔ بنگال میں ہی نہیں بلکہ ہر ایک صوبہ میں ہندوؤں کی دن بدن کمی ہو رہی ہے۔ (پرکاش)

غیر ممالک کی خبریں

ایک جہاز میں ۵۰۵ یونانی مر گئے قسطنطنیہ۔ ۲۰ر فروری۔ ۵۸۵ پناہ گزینوں میں سے جن میں اکثر یونانی تھے۔ ۵۰۵ جہاز میں بیماری سے مر گئے۔ جہاز کے مالک پر ۵ سو پونڈ جرمانہ اس بنا پر ہوا ہے کہ اس نے ناکافی جگہ میں اتنے مسافر کیوں لے لئے۔

شریف مکہ نے سلطان وحید الدین کے ہاتھ پر بیعت کی مکہ طیبہ کی خبریں مظہر ہیں کہ سابق سلطان وحید الدین ۲۰ر جنوری کو جدہ سے مکہ طیبہ پہنچ داخل ہوا۔ جب سلطان شریف مکہ منزل میں داخل ہوا تو اس نے اور اس کے رفقاء نے سلطان وحید الدین کے ہاتھ پر بیعت کی۔

برطانیہ سے دس ہزار پونڈ کے تاوان کا مطالبہ حکومت انگورہ کے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بیغر (علاقہ درہ دانیال) ترکی گورنر نے برطانیہ سے اس کے عوض میں دس ہزار پونڈ کے تاوان کا مطالبہ کیا ہے۔ کہ کرسمس کی شام کو برطانوی سپاہیوں نے ترک فوجی پولیس کے سپاہی کو قتل کر دیا تھا۔

انگورہ کا لشکر ہر وقت تیار ہے فوزی پاشا وزیر جنگ نے اپنے لشکر کے متعلق حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا۔

"دنیا کا کوئی لشکر ہمارے لشکر کے مقابلہ میں بحیثیت نظام اور استعداد کے نہیں ہو سکتا۔ ہم نے یونانیوں کو شکست دی اور اُن کی شوکت و حشمت کو پارہ پارہ کر دیا۔ ہم نے صلح کا نام سنکر اپنی تلوار کو میان میں کر لیا۔ ہمارا لشکر بالکل تیار ہے۔ اگر میں اس وقت ترکی لشکر کو نقل و حرکت کا حکم دیدوں تو آدھ گھنٹے میں میرا لشکر چاق و چوبند ہو کر میدان میں اترنے کیلئے تیار ہے۔

فلسطین میں مسلمانوں کی عظیم الشان اکثریت دفتر نو آبادیات نے شب گذشتہ کو وہ اعداد و شمار شائع کرائے ہیں۔ جو حال ہی میں فلسطین کی مردم شماری سے معلوم ہوئے ہیں یہ اعداد و شمار مظہر ہیں کہ فلسطین میں ۵ لاکھ ۸۹ ہزار پانچسو چونسٹھ مسلمان ۸۳۷۹۴ یہودی اور ۷۳۰۲۶ عیسائی ہیں۔

لتھونیا اور پولینڈ باشندوں کے درمیان لڑائی لنڈن۔ ۱۹ر فروری۔ کوونو کا ایک سرکاری پیغام مظہر ہے کہ پولینڈ اور لتھونیا کے باشندوں کے درمیان ملکی نزاع کے باعث سخت لڑائی ہو گئی ہے۔ پولینڈ کی فوجوں نے اورنی پر قبضہ کرنے کے بعد جو غیر جانبدار علاقہ میں واقعہ ہے۔ لتھونیا کے علاقہ میں پیشقدمی کی ہے۔ اور لتھونیا کی فوجوں پر حملہ کیا ہے۔ ان میں سے بیسیوں مر گئے ہیں۔ اور سینکڑوں زخمی ہو گئے ہیں۔ لتھونیا نے مجلس اقوام سے استدعا کی ہے کہ اس معاملہ میں مداخلت کرے۔

ایک گم شدہ جزیرے کا انکشاف لنڈن۔ ۲۰ر فروری۔ برطانی جہاز نے جو جنوبی بحر الکاہل کا نقشہ بنا رہا تھا۔ جزیرہ بارڈو کا انکشاف کیا ہے۔ اس جزیرہ میں تین سو آدمی رہتے ہیں۔ اسپر مسٹر ہیل کی حکومت ہے جو آسٹریلیا